ماہنامہ

انصار اللہ

مقام ظہور قدرت ثانیہ

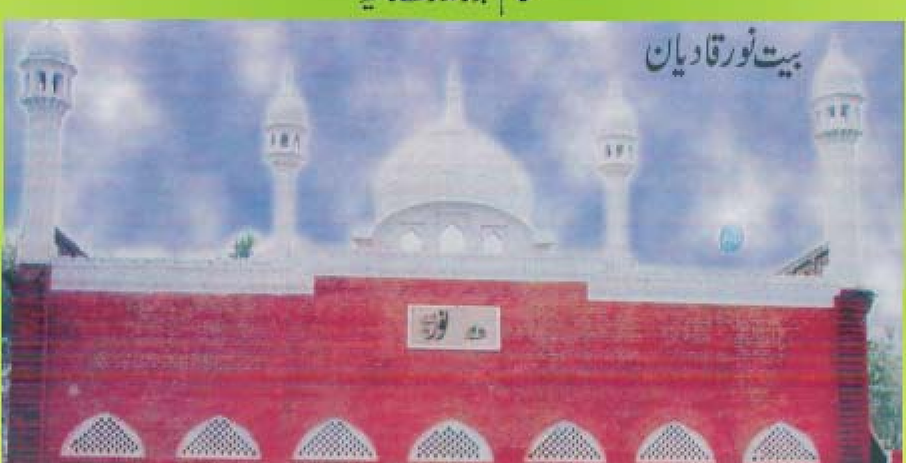

مقام انتخاب خلافت خامسہ

ایڈیٹر
محمد محمود طاہر

مئی 2010ء
ہجرت 1389 ہش

قدرت ثانیہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے“۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۰۶)

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

ہجرت 1389 ہش مئی 2010ء

جلد ----------------------- 51-

شمارہ ----------------------- 05

فون نمبر 047-6212982 ۔فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ

☆ محمود احمد اشرف

☆ مبشر احمد خالد

پبلشر: حافظ عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: فرحان احمد انور

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان

سالانہ.......................150 روپے

قیمت فی پرچہ..............15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن والحدیث 3

قدرت ثانیہ کا دائمی وعدہ 4

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے 5

خطاب حضور انور بر موقع اجتماع انصاراللہ UK 2009ء 14-6

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول (محمد محمود طاہر) 20-15

نظم (چوہدری شبیر احمد) 21

معراج موسوی (محمود مجیب اصغر) 25-22

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو 27-26

نظم (عبدالسلام اسلام) 28

شیخ مامون احمد صاحب کا ذکر خیر 30-29

شذرات 32-31

سابق صدر کے اعزاز میں تقریبات 35-33

اخبار مجالس 39-36

ادار یہ

خلافت نعمت خداوندی

خلافت نبوت کا تتمہ ہے جو فیضان نبوت اور برکات رسالت کو جاری رکھنے کا ذریعہ بنتی ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور آیت ۵۶ میں اعمال صالحہ بجالانے والے مومنوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے جس کے ذریعہ دین کو تمکنت ملتی ہے اور توحید خالص کا قیام ہوتا ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت حذیفہؓ کی روایت میں آنحضور ﷺ نے امت کے مختلف ادوار کا تذکرہ فرماتے ہوئے آخر پر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قائم ہونے کی خوشخبری سے نوازا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیۃ میں احباب جماعت کو اپنے بعد قدرت ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی عطا فرمائی جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور یہ ''قدرت ثانیہ'' ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔ انشاء اللہ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو صالحین کی جماعت سیدنا نورالدین کے ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی اور یوں قدرت ثانیہ کا ظہور عمل میں آگیا اور ہم برکات خلافت سے متمتع ہونا شروع ہوگئے۔ خلافت اولیٰ کے بعد خلافت ثانیہ، ثالثہ و رابعہ آئی اور اب ہم خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گزر رہے ہیں اور اپنی زندگیوں میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوتے بھی دیکھے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خلافت ایک عظیم نعمت خداوندی ہے جو بچوں کے لئے ماں کا کام کرتی ہے جس کی آغوش میں آکر سارے غم اور دکھ دور ہوجاتے ہیں۔ خلیفہ وقت ساری جماعت کے دکھ اپنے دامن میں سمیٹ کر اپنے ربّ اعلیٰ سے ان کے مداوا کے لئے دست بدعا ہوجاتا ہے۔ اس کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

> ''کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟ کوئی بھی فرق نہیں لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ **تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے، تمہاری محبت رکھنے والا ہے، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔** مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے''

(برکات خلافت انوار العلوم جلد ۲ ص ۱۵۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دامن خلافت سے وابستہ رکھے اور اس کا مطیع و غلام بنائے رکھے تا ہم برکات خلافت سے حصہ لیتے رہیں۔ (آمین)

؎ رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم　　جماعت کا قائم ہے اس سے بھرم

القرآن

وعدہ خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔـا ؕ وَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞

(النور:۵۶)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆☆☆

حدیث نبوی ﷺ

خلافت علی منہاج النبوۃ

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا پھر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ اس کو بھی اُٹھا لے گا اور اس کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر ۱۷۶۸۰)

☆☆☆

☆قدرت ثانیہ کا دائمی وعدہ☆

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ص ۳۰۵،۳۰۶)

☆☆☆☆

خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا کام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

''میں نے تمہیں بار ہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے ۔فرمایا: انی جاعلٌ فی الارض خلیفة ۔اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مسفک الدم ہے ۔مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ ابیٰ کو اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئے گی اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا۔یا داؤد انا جعلنک خلیفة فی الارض ۔داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا۔ان کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ لا رکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا۔رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں ۔مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں ۔**میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ: مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے!!**

یہ وہ...... ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے میں نے بہت دُعا کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دُعائیں عرش تک پہنچی ہیں ۔پس اس...... میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اس شہر میں آ کر اس...... ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے۔میں اس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس طرح پر آدم و داؤد اور ابوبکر وعمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے ۔اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں ۔تم ان سے بچو۔ **پھر سُن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے ۔پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔**

(بدر قادیان ۴،۱۱/جولائی ۱۹۱۲)

سب سے پہلا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ عبادت کے معیار قائم کئے جائیں

دینی علم کا حصول۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی نصیحت

دعوت الی اللہ میں خاص شوق وجذبہ اور مالی قربانیوں میں اعلیٰ معیار۔ انصاراللہ کا اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب برموقع اجتماع انصاراللہ یوکے مورخہ 4 اکتوبر 2009ء بمقام اسلام آباد برطانیہ کا متن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جماعتی ذیلی تنظیموں کے نظام میں انصار اللہ کی تنظیم ایک ایسی تنظیم ہے جس کے ممبران اپنی عمر کے لحاظ سے عمر کے اُس حصہ میں پہنچ جاتے ہیں جہاں مکمل طور پر بالغ سوچ ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ اس عمر میں انسان ہر کام سوچ کر اور جذبات سے بالا ہو کر اور ہوش وحواس میں کرتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو ارذل العمر کو پہنچ جاتے ہیں اور پھر اُن کی یادداشتوں اور اعضاء میں اتنی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے کہ گویا وہ بچپن کی عمر میں واپس لوٹ جاتے ہیں اور پیغام رسانی والے پیغام نے یہ صحیح لکھا ہے کہ آخر میں سب کچھ ذہن کھا جاتا ہے اور نہ ذہن رہتا ہے اور نہ ہڈیاں رہتی ہیں۔

انصاراللہ میں انسان چالیس سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے اور ایک بڑا لمبا عرصہ کام کرنے کی بھی اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اس عمر میں وہ اپنی دنیوی امور کی معراج کو بھی حاصل کرتا ہے اور روحانی امور کی معراج کو بھی حاصل کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ اس بلوغت کی سوچ کی عمر اور تجربہ کار انسان کو بچوں اور نوجوانوں کی طرح نصیحت تو نہیں کی

جا سکتی۔ ہاں یاددہانی کروائی جا سکتی ہے۔ گویا ددہانی بھی نصیحت کی ہی ایک قسم ہے اور اُس کا ایک رنگ ہے لیکن یہ نصیحت اس قسم کی ہے کہ جو انصار کو اس لحاظ سے کروائی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں تم پر ڈالی ہیں اور جو تم پر عائد ہوتی ہیں شائد انہیں بھول رہے ہو۔ علم تو اکثر کو ہوتا ہے اور یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ جو جماعتی نظام میں شامل ہے اور جو اس عمر کو پہنچ گیا ہے اُس کو بعض باتوں کا علم نہیں۔ علم تو ہے لیکن علم کے باوجود توجہ نہیں دی جارہی یا بھول رہے ہیں۔ بہرحال جو بھی وجہ ہے یاددہانی تو اس لحاظ سے کروائی جاتی ہے کہ جس بات پر توجہ نہیں دے رہے اور بھول رہے ہو اس پر توجہ کرو یا اگر توجہ ہے تو اُس معیار کے حصول کی کوشش کرو جو انصار کا ہونا چاہئے۔ اس لئے یاددہانی میں یہی کہا جاتا ہے کہ ان امور کی طرف توجہ دو، ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دو، ان کاموں کی طرف توجہ دو جو تمہارے ذمہ لگائے گئے ہیں۔

عبادات کی طرف توجہ کریں:

صدر صاحب انصاراللہ سے جب میں نے پوچھا کہ کوئی خاص بات جو انصار کو کہنے والی ہے تو بتائیں۔ انہوں نے کہا اور جیسا کہ انہوں نے رپورٹ میں پڑھا اور اجتماع کے دوران سیشن بھی ہوتے رہے کہ اس سال نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کو ہم نے سب سے پہلی ترجیح میں رکھا ہے لیکن جو ٹارگٹ ہمیں حاصل کرنے چاہئے تھے وہ حاصل نہیں کر سکے۔ اس لئے اگر اس طرف توجہ دلانا چاہیں تو دلا سکتے ہیں۔ صدر صاحب کا یہ جواب جہاں مجھے حیران کرنے والا تھا وہاں فکرمند کرنے والا بھی تھا کیونکہ نوجوانوں اور بچوں کو تو یہ بار بار نصیحت کی جاتی ہے اور والدین کو اس کے لئے سب سے مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دو اور حقیقت میں والدین ہیں بھی ایک بہت مؤثر ذریعہ۔ لیکن اگر ان میں خود ہی جن کی اکثریت انصاراللہ میں ہے، اس کام کی طرف پوری توجہ نہیں دی جارہی تو وہ بچوں اور نوجوانوں کو کس طرح نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں یا ان پر نمازوں کی اہمیت واضح کر سکتے ہیں یا اس کی تلقین کر سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے بڑوں کو اس قدر تردّد سے اس طرف توجہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان کو تو اس اہتمام سے نمازیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ اس طرف پوری توجہ نہ دینے کی وجہ سے جہاں خود انصاراللہ میں اپنی روحانی حالت میں ٹھہراؤ یا گراوٹ کا اظہار ہوتا ہے وہاں یہ امر اگلی نسلوں میں نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ نہ دلانے کا باعث بھی بن رہا ہے تقویٰ سے دور لے جانے والا بن رہا ہے اور پھر انصاراللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں زندگی کے انجام کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ آخر کار بڑھتی عمر کے ساتھ ایک دن انسان کا خاتمہ ہونا ہے اور وہی انجام ہے۔ تو انجام کی طرف یہ جو تیزی سے بڑھتے ہوئے قدم ہیں وہ تو بہت زیادہ فکر اور تردّد کے ساتھ اس طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں۔ پس

ایک مومن جسے خدا تعالیٰ کا خوف ہو اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے انجام کو سامنے دیکھتے ہوئے خوف زدہ ہو جاتا ہے اور خوف کی یہ حالت پھر اسے مجبور کرتی ہے کہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اُس کا قرب چاہے۔

گزشتہ دنوں ہم رمضان کے مہینے سے گذرے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ کمزوروں میں بھی ان دنوں میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہوئی ہوگی اور نمازوں کی طرف توجہ ہوئی ہوگی۔ اور جیسا کہ (-) کی حاضری سے ثابت ہے کہ توجہ ہوئی ہے۔ پس اس توجہ کو اگر انصار سو فیصدی اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تو ایک عظیم الشان پاک تبدیلی ہمیں جماعت کے اندر نظر آئے گی جس کے اثرات نہ صرف ہم اپنے اندر محسوس کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے بیوی بچوں میں بھی محسوس کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جب نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس ذریعہ سے ایک پاک انقلاب تمہارے اندر پیدا ہوگا۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کوئی دعا یا ذکر بتائیں جس سے ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو اور وہ پاک تبدیلی اگر پیدا ہو جائے تو پھر قائم بھی رہے۔ سب سے بڑی دعا اور سب سے بڑا ذکر نماز ہی ہے بشرطیکہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے وہ ادا کی جائے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس جس کو مغز مل جائے جس میں تمام قسم کی دعائیں آجاتی ہیں اور نہ صرف دعائیں آجاتی ہیں بلکہ انسان کی ہر طرح کی عاجزی اور انکساری اور کم مائیگی اور تضرع کی وہ حالتیں بھی آجاتی ہیں جس سے ایک مومن خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن سکتا ہے تو اُس کو کسی دوسری قسم کے اذکار اور دعاؤں کی کیا ضرورت ہے؟

پس جب انصار اللہ کا نام اپنے ساتھ لگایا ہے تو **سب سے پہلا اور بڑا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ اس کی عبادت کے معیار قائم کئے جائیں**۔ جیسا کہ میں نے کہا انصار اللہ نے اپنے تعلق باللہ کے ساتھ ساتھ نوجوانوں اور بچوں کے لئے بھی نمونہ بننا ہے اور اگر انصار اللہ میں نمازوں کے بارے میں سستیاں ہوتی رہیں یا ان میں سے ایک بڑا حصہ سستی دکھاتا رہے یا اگر اکثریت نہ سہی مگر ایک حصہ سستی دکھاتا رہے تو جہاں وہ نماز کے اہم فریضہ پر توجہ نہ دے کر اپنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں کمی کر رہے ہوں گے وہاں وہ ایک مذہبی فریضہ پر پوری طرح عمل نہ کر کے ایک ایسا جرم کر رہے ہوں گے جو مذہبی جرم ہے۔ نماز ایک ایسا اہم فریضہ ہے جس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے۔...... اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے کے بعد اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بعد نماز کے فریضہ کو (-) کے سب سے اہم رکن کے طور پر رکھا گیا ہے۔ گویا کلمہ (-) ہونے کا زبانی اقرار ہے اور نماز اس کی عملی تصویر ہے۔ پس جب تک عمل نہ ہو زبانی دعوے کر کے ایک انسان مجرم بنتا ہے۔ ایک ملکی قانون کو تو انسان مان لیتا ہے لیکن اگر عمل اس کے الٹ کرے تو کیا یہ ملکی قانون توڑنے والا مجرم نہیں کہلائے

گا۔یقیناً انسان اس سے مجرم بنتا ہے تو اس طرح نماز کی ادائیگی نہ کرنے والا بھی مذہبی مجرم ہے اور پھر جب بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی انصار پر ڈالی گئی ہے تو ان کے سامنے نیک نمونے قائم نہ کر کے اور پھر اس امانت کا حق ادا نہ کر کے ایسے لوگ قومی مجرم بن جاتے ہیں۔اگر قوم میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو وہ ان لوگوں کے عمل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جن کے سپرد یہ ذمہ داری لگائی ہوتی ہے۔اگر ان کی نسل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو ان کی نگرانی اور دعا میں کمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔پس **جب انصار یہ کہتے ہیں کہ الحمدللہ ہم مجلس انصاراللہ کے ممبر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس مجلس کے ممبر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں مددگاروں کی مجلس ہے**۔اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے ہر قسم کی عملی مدد کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور عملی مدد کا پہلا اور بنیادی قدم بلکہ ایسا قدم جسے خدا تعالیٰ نے فرائض میں شامل فرمایا ہے نماز ہے اور عبادت کے یہی عملی نمونے جب گھروں میں قائم ہوتے ہیں، نماز کے قیام کی گھروں میں بات ہوتی ہے تو نئی نسل بھی اس کی اہمیت اپنے ذہنوں میں بٹھا لیتی ہے اور اس طرح ہم اپنی نسلوں کی تربیت انہی بنیادوں پر کر رہے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہیں اور یہ ایک بہت بڑا اہم کردار ہے جو خاموشی سے گھر کا سربراہ ادا کر رہا ہوتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ انصاراللہ کی کمزوری سے نسلوں میں کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ایک بچے نے اُس بزرگ کو صحیح جواب دیا تھا کہ اگر میں کیچڑ میں پھسلا تو میرے پھسلنے سے مجھے چوٹ لگے گی لیکن اگر آپ پھسلے تو پوری قوم کو لے کر ڈوب جائیں گے۔تو اُس بزرگ نے بھی اس کا صرف ظاہری مطلب نہیں لیا بلکہ اُن کی سوچ اس بات کی گہرائی تک گئی کہ بچہ صحیح کہہ رہا ہے۔میرے کئی شاگرد ہیں۔کئی ایسے لوگ ہیں جو میرے پیچھے چلنے والے ہیں۔میری زندگی کے ہر عمل میں ذرا سی لغزش بھی میرے پیچھے چلنے والوں کی دنیا و آخرت خراب کر سکتی ہے۔پس یہ سوچ ہے جو انصاراللہ کے ہر ممبر کو ہر ناصر کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔تب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم حقیقی انصاراللہ ہیں۔ورنہ مجلس انصاراللہ کی ممبر شپ لے لینا یا اُس میں شامل ہو جانا یا چالیس سال کی عمر کے بعد طوعاً و کرھاً یا مجبوری سے اس میں شامل ہو جانا یا جماعتی قواعد کی روح سے اس کا ممبر بننا یا اپنی آمد میں سے کچھ چندہ مجلس دے دینا یا چیریٹی واک میں حصہ لے لینا یا اجتماع پر چند پروگراموں میں حصہ لے لینا یا اجتماع میں دو دن کے لئے شامل ہو جانا آپ کو انصاراللہ نہیں بنا سکتا۔انصاراللہ وہ ہیں جو دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کیا حکم دیئے ہیں۔ایک مومن کی حیثیت سے ہمارے کیا کیا فرائض ہیں اور پھر ہم نے اُن فرائض پر خالص خدا تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے کس طرح عمل کرنا ہے۔کس طرح ان کو بجا لانے کے لئے سعی اور کوشش کرنی ہے۔پس یہ جو عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے یہ بہت اہم چیز ہے۔انصاراللہ میں سے تو سو فیصد کو اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔

دینی علوم کے حصول کی طرف توجہ کریں:

اس کے علاوہ میں کچھ اور باتوں کی طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دینی علم کی طرف توجہ اور اس کا حصول۔حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ پنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو اور یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ایک مومن کا فرض ہے۔اس لئے یہ تو کوئی دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میرا علم اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ اب مجھے علم کی ضرورت نہیں۔غور کرنے پر قرآن کے تو بے انتہا نئے مطالب سمجھ آتے ہیں۔احادیث میں بھی بعض ایسی غور طلب احادیث ہیں جو بعض اوقات اس کا علم رکھنے والوں کو بھی پوری طرح سمجھ نہیں آتیں اور وہ اس کے لئے پھر اپنے سے بہتر احادیث کا علم رکھنے والوں سے مدد لیتے ہیں۔پھر حضرت مسیح موعود کی کتب ہیں۔ہر مرتبہ پڑھنے پر نئے معانی اور معرفت کے نکات ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔اس لئے کوئی یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ ہم نے کتب کو پڑھ لیا ہے۔یا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لیا ہے یا تفسیریں پڑھ لی ہیں یا کچھ احادیث پڑھ لی ہیں اس لئے اب ہم اتنے قابل ہو گئے ہیں کہ اب مزید علم کی ضرورت نہیں۔علم کو تو بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔جو اپنے آپ کو اپنے زعم میں بہت بڑا علمی آدمی سمجھتے ہیں ان کی سوچیں بڑی غلط ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے۔لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔حضرت مصلح موعود جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شائد ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شائد مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن **مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔**

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 545,546)

تو جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو وہ تو پڑھتا رہتا ہے اور بغیر کسی تکبر کے جہاں سے ملے پڑھتا رہتا ہے۔جو علم رکھتے ہیں انہیں اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جو کم دینی علم رکھتے ہیں اُن کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ پھر یہ علم جہاں ان کی اپنی معرفت بڑھانے کا باعث بنے وہاں ان کے بچوں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والا ہو۔جب بچے دیکھیں گے کہ گھروں میں دینی کتابیں پڑھی جارہی ہیں تو اُن میں بھی رجحان پیدا ہوگا۔اکثر اُن گھروں میں جہاں یہ کتابیں پڑھی جاتی ہیں اُن کے بچے شروع میں ہی چھوٹی عمر میں ہی کتابیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یہ علم پھر سب سے بڑھ کر دعوت الی اللہ کے میدان میں کام آتا ہے۔

دعوت الی اللہ کی طرف توجہ کریں:

انصار اللہ کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جو فارغ ہے تو بجائے گھر میں بیٹھنے کے، گھر والوں کو پریشان کرنے کے مجلس انصار اللہ کو با قاعدہ ایسی سکیم بنانی چاہئے جس کے تحت انصار اللہ کے جو ممبران ہیں اُن کو (-) کے لئے استعمال کیا جائے اور وہ انصار جو فارغ ہیں خود بھی اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں اور (-) کے میدان میں مدد کریں۔

جیسا کہ مَیں نے جماعت کو بھی کہا ہے اور ذیلی تنظیموں کو بھی کہا ہے کہ جماعت کا حقیقی تعارف ہر طبقہ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور دس سال کا ایک منصوبہ بنانا چاہئے کہ دس سال میں یہاں UK میں ہر شخص تک جماعت کا ایک مختصر سا تعارف پہنچا سکیں اور پھر اس کے لئے ہمیں ہر سال کم از کم دس فیصد آبادی تک جماعت کا یہ تعارف پہنچانا ہوگا۔ صرف اتنا سا پیغام ہو کہ حضرت مسیح موعود کا پیغام کیا ہے؟ آپ کی بعثت کا مقصد کیا ہے؟ دین کی ضرورت کیا ہے؟ اتنا پیغام ہی پہنچ جائے مختصر باتیں ہوں اور آگے پیچھے ایک ورقہ شائع کیا جائے اور اُس پر ہماری ویب سائٹ کا پتہ دیا جائے۔ ایم ٹی اے کا پتہ دیا جائے تا کہ جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ پھر خود ہی توجہ کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ایک چھوٹا سا فنکشن کر کے چند آدمیوں کو چند کتابیں دے دی جائیں جو گھر جا کے رکھ دیتے ہیں اور پڑھتے بھی نہیں اور وہ کتابیں ضائع ہو رہی ہوتی ہیں تو اس طرح وہ کسی اور کے کام آسکتی ہیں۔ بنیادی طور پر پہلے یہ دیکھیں کہ جس کو دے رہے ہیں اس کو مذہب سے یا دین سے کوئی دلچسپی بھی ہے کہ نہیں۔ پس پہلا کام تو یہ کہ جو تعارفی ایک ورقہ ہے وہ ہر شخص تک پہنچ جانا چاہئے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ مزید رستے کھلتے چلے جائیں گے۔ اگر انصار اللہ میں وہ ممبران جو کچھ نہیں کر رہے اور فارغ بیٹھے ہیں یا کسی ڈاکٹری مشورہ کی وجہ سے، کسی چوٹ وغیرہ کی وجہ سے بھاری کام نہیں کر سکتے اور ان کو ڈاکٹروں نے سرٹیفکیٹ دیا ہو کہ تم نے کام نہیں کرنا تو وہ یہ (-) کا کام تو کر سکتے ہیں۔ وہ اس پیغام کے پہنچانے اور احمدیت کا تعارف پہنچانے کی مہم میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جب وہ عملاً اس میدان میں قدم رکھیں گے تو اپنے دینی علم کی ترقی اور دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور پھر یہ توجہ بڑھتی چلی جائے گی اور اس سے روحانیت میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ پس یہ دوسری بات ہے کہ (-) کے میدان میں ایک خاص شوق، جذبے اور کوشش سے اپنے آپ کو پیش کریں۔

مالی قربانیوں اور نظام وصیت کی طرف توجہ کریں:

پھر ایک بات دین کی خاطر مالی قربانیوں کی ہے۔ میں پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ انصار اللہ کی عمر میں ایک ایسا طبقہ بھی ہوتا ہے جو اپنے پیشہ ورانہ صلاحیتوں یا ہنر کے کمال کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی آمدنیوں کے، تنخواہوں

کے، اجرتوں کے جو Maximum سکیل ہوتے ہیں اُن کو حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی آمدنیوں میں جو ترقی ہے اس میں دین کا حق بھی اپنی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے ادا کریں۔

ایک تو میں نے کہا تھا کہ صف دوم کے جو انصار ہیں وہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اگر صف دوم کے انصار نے اس طرف توجہ دی ہے اور ان کی اکثریت بلکہ صف دوم کے انصار کو تو سو فیصد شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر تو اکثریت شامل ہوگئی ہے تو الحمدللہ اور اگر کوئی مزید گنجائش ہے تو اسے بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ کوشش مجلس انصاراللہ کی سطح پر ہونی چاہئے۔ اگر وہ معیاری عمل نہیں کئے جن کی انصاراللہ سے توقع کی جاتی ہے تو تب بھی توجہ کرنی چاہئے۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ہمارے عمل ایسے ہیں کہ ہمیں وصیت کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے اگر ایسے عمل ہیں تب بھی وصیت کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اُن میں نیکی کی روح پھونک دے بلکہ وصیت کرنے کے بعد بہت سے لوگ ایسے ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جارہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی وجہ بھی بن رہی ہے، دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے۔ قربانیوں کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے۔ قربانیوں کے معیار بلند ہورہے ہیں۔ ستر یا پچھتر سال کے جو انصار ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی وصیت تو مرکز منظور کرتا ہے اور بعضوں کی نہیں کرتا۔ لیکن صف دوم کے جو انصار ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پھر اسی طرح دوسری مالی تحریکات ہیں ان کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنے نام کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے مددگار اور ناصر بننے کا اعلان کر رہے ہیں، پھر اپنی قربانیوں کو دیکھیں، خود اپنے جائزے لیں اور پھر اپنے دل سے فتویٰ لیں کہ کیا ہم انصاراللہ ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ جب خود اپنی سوچ کو اس نہج پر لائیں گے تو مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہر ایک کے اندر پاک تبدیلیوں کے اور قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جائیں گے اور جب یہ بڑھیں گے تو یہی چیز ہے جو من حیث الجماعت، جماعت کی بقا اور ترقی کے سامان کرتی ہے۔

خلافت سے وابستگی اور اس کے تقاضے:

پھر انصاراللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد اس میں لگا ہوا ہے اور بڑے اعلیٰ نمونے پیش کرتے ہیں۔ لیکن انصاراللہ کو اس پر نظر رکھنی چاہئے کہ جو معیار حاصل کر رہے ہیں یہ یہیں نہ رک جائیں بلکہ بڑھتے چلے جائیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یقیناً یہ خدا

تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت مومنین کے لئے ضروری ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر بھی فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ....(سورۃالنور:56) کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جو ایمان لانے والے ہیں اور نیک عمل کرنے والے ہیں اُن سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنادے گا یعنی ان میں خلافت کا نظام قائم ہوگا اور مومنین کی جماعت خلیفہ وقت کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی باتوں پر عمل کرنے والی ہوجائے گی۔گویا کہ وہ ایک جان بن جائیں گے۔جماعت کا اور خلیفہ کا ایک وجود بن جائے گا۔افراد جماعت اس کے اعضاء ہوجائیں گے اور خلیفہ وقت اس کے دل و دماغ کا کردار ادا کرے گا اور جب یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہوجائے گی تو سوال ہی نہیں کہ کوئی فرد جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نکتوں اور اپنے عملوں پر اصرار کرے۔دنیا نے کبھی یہ واقعہ ہوتے نہیں دیکھا کہ دماغ ہاتھ کو ایک حکم دے اور ہاتھ اس حکم کو رد کرتے ہوئے اپنے طور پر کوئی کام سرانجام دے۔پس جو ایمان لانے والے ہیں، نیک اعمال کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اس جسم کا عضو بن جاتے ہیں جو دماغ کے تابع ہوتے ہیں۔......پھر اس کے عملی نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے حقدار ہوجاتے ہیں جو قیامت تک جاری رہنے والا انعام ہے۔

انصار اللہ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ اس انعام سے حقیقی رنگ میں تبھی فیض اٹھائیں گے جب وہ ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھیں گے کہ بحیثیت انصار اللہ ہم اس جسم کا اہم عضو ہیں اور جسم کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر عضو سلامت ہو اور ہم نے اپنا نام اللہ تعالیٰ کا مددگار رکھ کر اپنے آپ کو جماعت کا وہ اہم حصہ بنالیا ہے جس کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افرادِ جماعت سے بہت بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہماری مالی قربانیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ہماری (-) سرگرمیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ہماری عبادتوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تو ہم حقیقی انصاراللہ کہلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت کو (-) ترقیات سے نوازے گا۔ بیشک راہ میں روکیں آئیں گی مگر جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتی چلی جائے گی۔پس جب اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور خلافت کا بھی دائمی وعدہ ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو اور حضرت مسیح موعود کو دین کے انصار بھی مہیا فرماتا چلا جائے گا۔گویا انصار اللہ بھی ایک ہمیشہ قائم رہنے والا ادارہ ہے کیونکہ وہ افراد ہی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین کی نصرت کے لئے سامان فرماتا ہے۔اگر کوئی فرد دین کی نصرت کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اور افراد تیار کردے گا، اور قومیں تیار کردے گا اور انصار اللہ کا جو یہ سلسلہ ہے یہ جاری رہے گا اور چلتا چلا جائے گا اور ہمیشہ جاری رہے گا۔پس اللہ تعالیٰ کا قرب

حاصل کرنے کے لئے، اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے ہمیشہ یہ کوشش کرتے چلے جانا چاہئے کہ ہر فرد ناصر دین بنا رہے اور اس کا حق ادا کرنے والا ہو۔ دنیا میں ہم جو جماعتی ترقیات دیکھ رہے ہیں یہ کسی فرد کی یا کسی خاص جماعت کی یا وہاں کے انصار کی مرہون منت نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جماعت کی من حیث الجماعت ایک کوشش ہے جس میں خدا تعالیٰ برکت ڈال رہا ہے۔ جس کے پھل آج ہم کھا رہے ہیں اور انشاء اللہ کھاتے چلے جائیں گے۔ ہمارے بڑوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بےنفس ہو کر دین کی خاطر قربانیاں کیں۔ آج یہ ہمارا فرض ہے کہ ایک خاص کوشش اور دعا کے ساتھ ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے راستے ہموار کرتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''...... اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو...... بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں''۔ فرماتے ہیں: ''...... نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے...... ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بےلوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں''۔

فرمایا ''......پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی زندگی کا عملی عمدہ نمونہ پیش کرو۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو ہر سال میں کئی دوست ہم سے جدا ہو جاتے ہیں'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605,604)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے والے ہوں۔ اپنی عبادتوں کے معیار اس حد تک لے جانے والے ہوں جو اللہ اور اس کے (-) ہم سے چاہتے ہیں اور جن کی تلقین حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹/ جنوری ۲۰۱۰ء)

سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی چند جھلکیاں

﴿محمد محمود طاہر ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ﴾

؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک زِاُمت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقین بودے

حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّل کی سیرت طیبہ کی دلکش عکاسی کے ساتھ اور اس خواہش کا مظہر ہے کہ کاش حضور کے تمام افراد جماعت نوردین کی طرح بن جائیں۔ حضورؑ اس شعر میں فرماتے ہیں کہ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر امت کا ہر فرد نوردین بن جائے لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ اگر ہر دل نور یقین سے پر ہو جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا دل نور ایمان سے پُر تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر لازوال یقین تھا، اس کے رسول ﷺ سے بے مثل محبت تھی۔ اس کی کتاب قرآن مجید سے عشق تھا اور پھر اپنے امام حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ تعلق ارادت تھا اس طرح جس طرح نبض روح کی پیروی کرتی ہے اس طرح آپ حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے اور آقا کے اشاروں پر چلتے تھے۔ آپ کی خاطر اپنا وطن مالوف بھیرہ چھوڑ دیا اور پھر کبھی دل میں بھیرہ کا خیال بھی نہ لائے۔ اطاعت امام میں مجنونانہ کیفیت تھی۔ آپ نے حقیقت میں فاروقی ہو کر صدیقی عمل دکھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرت ثانیہ کا مظہر اوّل مقرر فرما دیا۔ آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں اس مضمون میں پیش کی جائیں گی:۔

مسیح پاک کی دعاؤں کا ثمر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی ذات والاصفات اپنے آقا امام الزماں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا ثمرہ تھی۔ حضورؑ کو سلطان نصیر کی ضرورت تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی صورت میں عطا کر دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی عربی تحریر میں آپ کے بارہ میں یوں فرماتے ہیں۔ عربی کا ترجمہ پیش ہے:۔

”جب سے میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حی اور قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک

پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب! میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا اور حقیر ہوں پس جب کہ دعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے۔ وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ (دین حق) کے سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا ہو اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔"

"اور جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ میرے رب کی آیت ہے۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری اُسی دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔"

(ترجمہ از عربی آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ طبع اوّل صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۴)

پھر فرماتے ہیں:

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس، اللہ تعالیٰ کے لیے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لیے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محبّ اس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

(ترجمہ از حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۰)

آپ کا توکل علی اللہ

اللہ تعالیٰ کی ذات پر آپ کو لازوال یقین تھا۔ توکل علی اللہ آپ کی سیرت طیبہ کا نمایاں پہلو ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ توکل علی اللہ کے مضمون کے ذکر کے بغیر آپ کا ذکر خیر نامکمل ہے۔ آپ کی حیات کا مطالعہ کریں تو قدم قدم پر آپ کا اللہ کی

ذات پر یقین کامل اور اسی پر بھروسہ رکھنا اور پھر اللہ تعالیٰ کا اپنے اس بندے کے لئے خود کفیل اور حسیب ہو جانا ہمیں نظر آتا ہے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ آپ کے توکل علی اللہ کے پہلو کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ہم نے دیکھا ہے حضرت خلیفہ اوّل کے پاس اکثر لوگ اپنی امانتیں رکھواتے تھے اور آپ اس میں سے ضرورت پر خرچ کرتے رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس طرح رزق دیتا رہتا ہے بعض دفعہ ہم نے دیکھا کہ امانت رکھوانے والا آپ کے پاس آتا اور کہتا کہ مجھے روپیہ کی ضرورت ہے میری امانت مجھے واپس دی جائے آپ کی طبیعت بڑی سادہ تھی اور معمولی سے معمولی کاغذ کو بھی آپ ضائع کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ جب کسی نے مطالبہ کرنا تو آپ نے ردی سا کاغذ اُٹھانا اور اس پر اپنے گھر والوں کو لکھ دینا کہ امانت میں سے دو سو روپیہ بھجوا دیا جائے۔ اندر سے بعض دفعہ جواب آتا کہ روپیہ تو خرچ ہو چکا ہے یا اتنے روپے ہیں اور اتنے روپوں کی کمی ہے آپ نے اسے فرمانا کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ ابھی روپیہ آ جاتا ہے اتنے میں ہم نے دیکھنا کہ کوئی شخص دھوتی باندھے ہوئے جو ناگڑھ یا بمبئی کا رہنے والا چلا آ رہا ہے اور اس نے آکر اتنا ہی روپیہ آپ کو پیش کر دینا۔ ایک دن تو لطیفہ ہوا۔ کسی نے اپنا روپیہ مانگا اس دن آپ کے پاس کوئی روپیہ نہیں تھا۔ مگر اسی وقت ایک شخص علاج کے لئے آ گیا اور اس نے ایک پُڑیہ میں کچھ رقم لپیٹ کر آپ کے سامنے رکھ دی حافظ روشن علی صاحب کو علم تھا کہ روپیہ مانگنے والا کتنا روپیہ مانگتا ہے آپ نے حافظ صاحب سے فرمایا دیکھو اس میں کتنی رقم ہے انہوں نے گنا تو کہنے لگے بس اُتنی ہی رقم ہے جتنی رقم کی حضور کو ضرورت تھی آپ نے فرمایا یہ اُس کو دے دو۔'' (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۵۷۹-۵۸۰)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے ایک دفعہ کوئی شخص اپنا قرضہ لینے آیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ اس نے جانے کے لئے اصرار کیا۔ آپ نے فرمایا ٹھہرو تب ایک مریض باہر سے آیا اور ایک تھیلی ساتھ لایا۔ وہ تھیلی بند کی بند لے کر قرض خواہ چلا گیا۔ کسی نے پوچھا۔ کیا ان روپوں کو تم نے گن لیا ہے اس نے کہا اس میں پورے ہی روپے ہیں میں نے دیکھ لئے تھے۔'' (انوار العلوم جلد ۱۴ صفحہ: ۳۰۱)

عشق رسول ﷺ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی ذات اللہ تعالیٰ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آپ کی زندگی کا مقصد آنحضور ﷺ کے دین کی اشاعت اور اس کی خاطر اپنا تن من دھن صرف کر دینا تھا اور اس مقصد کی خاطر آپ نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ گزار دیا۔ احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے اور پڑھانے میں ہزاروں میل کے سفر کئے۔ حرمین تشریف لے گئے تو وہاں بھی کلمات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکھنے میں وقت گزارا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے تحریری صورت میں خدمتِ دین کرنے کا ارشاد ہوا تو فصل الخطاب، نورالدین وغیرہ کتب تصنیف کیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق حقیقی کی منہ بولتی تصویر ہیں جن میں معاندین رسول ﷺ کے اعتراضات کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں۔ آپ آلِ رسول سے محبت اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے تھے۔ یہ محبت اور عشق رسولؐ ایسا تھا کہ جو کہ بارگاہ رسالت میں مقبول ہو گیا۔

چنانچہ خود معشوق ﷺ کی طرف سے آپ کو قبولیت عشق ومحبت کی سند عطا ہوئی۔ رؤیا میں متعدد بار آپ کو زیارت نصیب ہوئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں آکر آپ کی راہنمائی بھی فرمائی اور آپ کی محبت کو قبول فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بیان فرماتے ہیں:

”میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ کو کمر پر اس طرح اٹھا رکھا ہے جس طرح بچوں کو مشک بناتے ہیں پھر میرے کان میں کہا کہ تُو ہم کو محبوب ہے۔“ (مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ ۲۹۸)

آپ اپنے قیام مدینہ منورہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں نے ایک دفعہ رؤیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”تمہارا کھانا تو ہمارے گھر میں ہے۔“

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ ۱۲۴)

معشوق ومحبوب کی طرف سے عاشق کے لئے کتنا پیارا اظہار اور تسلی کا سامان اس فقرہ میں موجود ہے۔

عشق قرآن

قرآن کریم فرقان حمید کے ساتھ آپ کو عاشقانہ تعلق تھا۔ آپ کی تمام عمر قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے میں گزری۔ بیماری کے ایام میں آپ نے درس قرآن جاری رکھا۔ اپنے جانشین کے لئے جو وصیت کی اس میں بھی تاکید کی کہ وہ درس قرآن جاری رکھے۔ اس عشق قرآن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حقائق القرآن عطا فرمائے اور تمام عمر قرآن کریم کے معارف لوگوں کو بتاتے رہے۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے، مفسر قرآن بھی اور عاشق قرآن بھی۔ آپ کی داستان حیات عشق

قرآن سے بھری پڑی ہے۔

بیماری کے ایام میں درس قرآن کا نقشہ مصنف حیات نور نے یوں کھینچا ہے۔ ''جب آپ جنوری ۱۹۱۴ء کے شروع میں بیمار ہوئے تو باوجود بیماری اور کمزوری کے حسب معمول (بیت اقصیٰ) میں تشریف لے جا کر ایک توت کے درخت کا سہارا لے کر درس دیتے رہے۔ کورستہ میں چند مرتبہ ناتوانی کی وجہ سے مقام بھی کر لیتے تھے۔ جب کمزوری بہت بڑھ گئی اور ..... کی سیڑھیوں پر چڑھنا دشوار ہوگیا تو بعض دوستوں کے اصرار پر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع فرما دیا۔ ان ایام میں آپ نقاہت کی وجہ سے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لاتے تھے۔ اور اس طریق پر واپس تشریف لے جاتے تھے۔ مگر جب ضعف اور بھی بڑھ گیا اور دوسروں کے سہارے بھی چلنا مشکل ہوگیا تو اپنے صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب کے مکان میں درس دیتے رہے اور آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کھڑے ہو کر درس دیا جائے۔ مگر آخری دو تین ہفتے جب اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی اور ڈاکٹروں نے درس بند کر دینے کا مشورہ دیا تو فرمایا کہ قرآن کریم میری روح کی غذا ہے اس کے بغیر میرا زندہ رہنا محال ہے لہذا درس میں کسی حالت میں بھی بند نہیں کرسکتا''۔ (حیات نور صفحہ ۶۹۳)

قرآن کریم سے اپنی محبت اور عشق کا اظہار ان الفاظ میں بھی کرتے ہیں:۔

> ''مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں مجھے خدا کی کتاب پسند آئی۔'' (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۵۰)
>
> ''میرے پاس کوئی ایسا چاقو نہیں جس سے میں اپنا دل چیر کر تمہیں دکھا سکوں مجھے قرآن سے کس قدر محبت اور پیار ہے قرآن کا ایک ایک حرف کیسا عمدہ اور پیارا لگتا ہے۔ مجھے قرآن کے ذریعہ سے بڑی بڑی فرحتوں کے مقام پر پہنچایا جاتا ہے''۔ (بدر ۱۵ رمئی ۱۹۱۳ء)

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب لکھتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح کو قرآن شریف کا یہاں تک عشق و محبت ہے کہ کوئی وقت آپ کا قرآن شریف سے خالی نہیں ہے اور اندرزنانہ مکان میں جابجا قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں تاکہ دیکھنے میں دیر نہ لگے اور سستی و کسل بر پا نہ ہو جہاں ہوں وہیں قرآن شریف دیکھ لیں۔ ایک دفعہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ

''خدا تعالیٰ جو مجھے بہشت اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں اور طلب کروں تا کہ

حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں پڑھاؤں، سناؤں'' (تذکرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ ۱۷۴)

عشق مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ عاشقانہ اور بے مثل محبت اور بے مثل اطاعت و فرمانبرداری آپ کی سیرت کا ایک روشن پہلو ہے۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تحریرات میں آپ کی سیرت کے اس پہلو کو نمونہ کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ حضورؑ کی خاطر آپ اپنی جان، مال، وقت اور عزت سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور نچھاور کر کے دکھایا۔ اپنا وطن مالوف بھیرہ ترک کر دیا۔ اپنا مال پیش کر دیا اور در مسیح پر دھونی رما کر بیٹھ گئے اور ہر وقت آقا کی آواز اور اشارے کے منتظر رہتے کہ کب اشارہ ہو، ارشاد ہو کہ اس کی بلا توقف تعمیل ہو جائے۔ حضور کے ساتھ آپ کو والہانہ عشق تھا آپ حضورؑ کی وفات پر صدمہ سے نڈھال تھے۔ اس کا نقشہ حضرت مصلح موعود نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

''حضرت مسیح موعود (۔) جب فوت ہوئے تو حضرت خلیفہ اوّل کو اس قدر صدمہ ہوا کہ شدت غم کی وجہ سے آپ کے منہ سے بات تک نہیں نکلتی تھی اور ضعف اس قدر تھا کہ کبھی کمر پر ہاتھ رکھتے اور کبھی ماتھے پر ہاتھ رکھتے''

(انوار العلوم جلد ۱۸ صفحہ ۲۴)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی اس طرح کرتے جس طرح نبض روح کی پیروی کرتی ہے ایک وارفتگی کا عالم طاری ہوتا تھا آپ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں:۔

محترم جناب حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ مطب میں بیٹھے تھے اردگرد لوگوں کا حلقہ تھا ایک شخص نے آ کر کہا مولوی صاحب حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اُٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے گویا دل میں یہ تھا کہ حضور کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو جائے۔ پھر جب خلیفہ ہو گئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ **تم جانتے ہو نور الدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزا کہتے تھے۔ نور الدین اس کے پیچھے یوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اُس کو اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔** (حیات نور صفحہ ۱۸۸)

قارئین کرام عشق و محبت کی یہ داستان نہ ختم ہونے والی ہے یہاں اس داستان کے چند اوراق کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا نور الدین کی سیرت مبارکہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق ہمیں نور دین بنا دے اور ہمارے دلوں کو نور یقین سے پُر کر دے۔ آمین

✿☆✿☆✿☆✿☆✿

نعمتِ خلافت

آج سے سو سال پہلے ہم کو اک نعمت ملی
نوعِ انساں پر ہے جو لاریب احسانِ عظیم

مومنوں پر جونہی طاری خوف کا عالم ہوا
بارشِ امن و اماں برسا گیا مولا کریم

دینِ حق کو جلد ہی اِک تمکنت حاصل ہوئی
جس سے پورا ہو گیا منشائے رحمٰن و رحیم

نورِ دینِ حق سے روشن ہو گئے قلب و نظر
ہو گیا پہلے ہی جیسا عارف ہر قلبِ سلیم

بعدہ محمود و ناصر سے ضیاپاشی ہوئی
پھر ہمیں طاہر ملے از رحمتِ ربِّ رحیم

اب خدا کے فضل سے جلوہ نما مسرور ہیں
باغِ احمد واقعی ہے مسکنِ بادِ شمیم

یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا تا ابد
ناز سے چلتی رہے گی ہر طرف بادِ نسیم

لیکن صد افسوس اس نعمت سے کچھ محروم ہیں
حق شناسی بخش اپنے بندوں کو ربِّ کریم

چل رہے ہیں جادۂ عرفان پر خوش نصیب
ان کو حاصل ہے خدا کے فضل سے فیضِ عمیم

ہاتھ میں شبیر وہ پرچم لئے توحید کا
بڑھ رہے ہیں چارسو دل میں لئے عزمِ صمیم

(مکرم چوہدری شبیر احمد)

☆☆☆☆

معراج موسوی

(حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء سلسلہ کی تفسیر کی روشنی میں)

(مرتبہ: مکرم انجینیر محمود مجیب اصغر صاحب)

سورۃ الکھف آیات 61 تا 83 حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق ایک عجیب واقعہ کے بیان پر مشتمل ہیں۔ یہ دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر معراج کا ذکر ہے جو آپ کا ایک کشف ہے۔ قرآن کریم کے بیان کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک نوجوان رفیق کے ہمراہ مجمع البحرین یعنی دو سمندروں کے ملنے کے مقام پر پہنچے تو وہاں اپنی مچھلی بھول گئے جس نے تیزی سے سمندر میں اپنی راہ لے لی۔ تب اُس نے کہا کہ ہمیں اسی مقام کی تلاش تھی۔ پھر اُنہیں خدا کا ایک عظیم الشان برگزیدہ بندہ ملا جسے خدا تعالیٰ نے خود اپنی جناب سے رحمت اور علم عطا کیا ہوا تھا۔

یہ دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معراج ہے جو کہ ایک کشفی واقعہ ہے۔ اس کشف کی تاویل اور تعبیر کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کے کاموں کا کوئی انتہا نہیں پا سکتا۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام عظیم الشان نبی گزرے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے توریت دی اور جن کی عظمت اور وجاہت کی وجہ سے بلعم باعور بھی ان کا مقابلہ کر کے تحت الثریٰ میں ڈالا گیا اور کتے کے ساتھ خدا نے اس کی مشابہت دی۔ وہی موسیٰ ہے جس کو ایک بادیہ نشین شخص کے علوم روحانیہ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا اور ان غیبی اسرار کا کچھ پتہ نہ لگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (الکھف:۶۶)

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 157 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

اِذْ قَالَ مُوْسٰى مجوسی مخاطب ہیں سلطنتیں دو بڑی ہیں حضرت موسیٰ کے وقت کیانی۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے وقت ساسانی تھے۔ دانیال نبی کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دو سینگوں والا مینڈھا۔

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ نیل ابیض اور نیل ازرق مراد ہو سکتے ہیں خرطوم پر۔میرے نزدیک وہ اصل مراد ہے جہاں دین و دنیا کی بہتری تھی۔معراج ہے حضرت موسیٰ کا۔ (حقائق الفرقان جلد ۳، صفحہ:۲۶، ۲۷)

فرمایا: دراصل یہ بیان کو نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معراج کا ہے۔اس معراج میں دو عبد بطور ایک فرشتے کے ساتھ تھے اور راہ کے خضر تھے اور یہ سب باتیں آئندہ واقعات کا بیان کرتی ہیں..........

اس واقعہ کے معراج ہونے کی اس بات سے بھی تائید ہوتی ہے کہ یہودیوں میں اب تک ایک پرانی کتاب چلی آتی ہے جس کا نام ہے معراجِ موسیٰ۔ اس میں جس فرشتے کو حضرت موسیٰ کا رہبر بتلایا جاتا ہے اسی کا نام خضر لکھا ہے۔ (دیکھو انسائیکلوپیڈیا ببلیکا حروف موسیٰ۔ ولیا کے پس) (بحوالہ حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ:32)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ان آیات کا ترجمہ تفسیر صغیر میں بیان فرمایا ہے۔اس ترجمہ کو اگر غور سے پڑھ لیا جائے تو بہت سے تعبیر طلب امور کھل جاتے ہیں۔اس لئے یہ ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے نوجوان (رفیق) سے کہا تھا (کہ) میں (جس راستے پر جا رہا ہوں اس پر قائم رہنے سے) نہیں ٹلوں گا یہاں تک کہ ان دونوں سمندروں کے اکٹھے ہونے کے مقام پر پہنچ جاؤں یا صدیوں تک (آگے ہی آگے) چلتا جاؤں۔پس جب وہ (دونوں) ان (دونوں سمندروں) کے باہم ملنے کی جگہ پر (یعنی قرب زمانہ نبوی ﷺ تک) پہنچے تو وہ اپنی مچھلی (وہاں) بھول گئے جس پر اس مچھلی نے تیزی سے بھاگتے ہوئے سمندر میں اپنی راہ لی۔ پھر جب وہ (اس جگہ سے) آگے نکل گئے تو اس (یعنی موسیٰ) نے اپنے نوجوان (رفیق) سے کہا (کہ) ہمارا صبح کا کھانا ہمیں دو۔ہمیں یقیناً اپنے سفر کی وجہ سے تھکان ہوگئی ہے۔اس نے کہا (کہ) بتایئے (اب کیا ہوگا) جب ہم (آرام کیلئے) اس چٹان پر ٹھہرے تو میں مچھلی (کا خیال) بھول گیا اور مجھے یہ (بات) شیطان کے سوا کسی نے نہیں بھلائی اور اس نے سمندر میں عجیب طرح سے اپنی راہ لے لی۔اس نے کہا (کہ) یہی وہ (مقام) ہے جس کی ہمیں تلاش تھی۔پھر وہ اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے۔تو انہوں نے ہمارے (برگزیدہ) بندوں میں سے ایک ایسا بندہ (وہاں) پایا جسے ہم نے اپنے حضور سے رحمت (کی سیرت) بخشی تھی اور اسے ہم نے اپنی جناب سے (خاص علم) بھی عطا کیا تھا۔موسیٰ نے اس سے کہا (کہ) کیا میں اس (مقصد کے) لئے آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں کہ جو علم آپ کو عطا ہوا ہے اُس میں سے کچھ رُشد (کی باتیں) مجھے بھی سکھائیں۔اُس نے کہا (کہ) تو میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکے گا اور جس بات کے علم کا تو نے احاطہ نہیں کیا اُس پر تو صبر کر (بھی) کیونکر سکتا ہے۔اس نے کہا (کہ) اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ

کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس (روحانی بزرگ) نے کہا (کہ) اچھا اگر تو میرے ساتھ چلے تو تُو کسی چیز کے متعلق جب تک کہ میں اس کے متعلق تجھ سے ذکر کرنے میں پہل نہ کروں مجھ سے سوال مت کیجیو۔ پھر وہ (دونوں وہاں سے) چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو اُس (خدا کے برگزیدہ) نے اُس میں شگاف کر دیا۔ اس پر اُس (موسیٰ) نے کہا (کہ) کیا آپ نے اس لئے شگاف کیا ہے کہ آپ اس کے اندر (بیٹھ کر جانے) والوں کو غرق کر دیں۔ آپ نے یقیناً (یہ) ایک ناپسندیدہ کام کیا ہے۔ اُس (برگزیدہ خدا نے) کہا کہ میں نے (تجھے) نہیں کہا تھا (کہ) تو میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکے گا۔ اس پر اُس (یعنی موسیٰ) نے کہا (کہ اس دفعہ) آپ مجھ پر گرفت نہ کریں۔ کیونکہ میں (آپ کی ہدایت کو) بھول گیا تھا۔ اور آپ میری (اس) بات کی وجہ سے مجھ پر سختی نہ کریں۔ پھر (دونوں وہاں سے) چل پڑے یہاں تک کہ وہ جب ایک لڑکے کو ملے تو اُس (خدا کے بندہ) نے اُسے مار ڈالا (اس پر) اُس نے (یعنی موسیٰ نے) کہا (کہ) کیا (یہ سچ نہیں کہ) آپ نے (اس وقت) ایک پاک باز (اور بے گناہ) شخص کو بغیر کسی (کے خون) کے بدلہ کے (ناحق ہی) مار ڈالا ہے۔ آپ نے یقیناً (یہ) بہت بُرا کام کیا ہے۔ اُس (خدا کے پیارے) نے کہا (کہ) کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا (کہ) تو میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکے گا۔ اُس (یعنی موسیٰ) نے کہا (کہ) اگر اس کے بعد میں نے کسی بات کے متعلق آپ سے پوچھا تو (بے شک) آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا (اور اس صورت میں) آپ یقیناً میری اپنی رائے کے مطابق معذور سمجھے جانے کی حد تک پہنچ چکے ہوں گے۔ پھر وہ (وہاں سے بھی) چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ ایک بستی کے لوگوں کے پاس پہنچے تو اس (بستی) کے باشندوں سے انہوں نے کھانا مانگا مگر انہوں نے انہیں (اپنے) مہمان بنانے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے اس (بستی) میں ایک ایسی دیوار پائی جو گرنے کو تھی۔ اس (خدا کے بندہ نے) اسے درست کر دیا۔ (اس پر) اس نے (یعنی موسیٰ نے) کہا (کہ) اگر آپ چاہتے تو یقیناً اس کی کچھ (نہ کچھ) اُجرت لے سکتے تھے۔ اُس (خدا کے برگزیدہ) نے کہا (کہ) یہ میرے درمیان اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔ جس بات پر تو صبر نہیں کر سکا میں ابھی تجھے اس کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔ کشتی تو چند مساکین کی تھی جو دریا میں کام کرتے ہیں اور ان کے سامنے (دریا پار) ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا اس لئے میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں۔ اور (یہ جو) لڑکے (کا واقعہ ہے تو اس) کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے۔ اس پر (اس کی یہ حالت دیکھ کر) ہم ڈرے کہ ایسا نہ ہو (بڑے ہوکر) وہ ان پر سرکشی اور کفر کا الزام لگوا دے۔ پس ہم نے چاہا کہ ان کا رب ان کو اس (لڑکے) سے پاکیزگی اور رحم وانصاف کے لحاظ سے بہتر (لڑکا بدل کر) دے دے۔ اور (وہ) دیوار اس شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے اُن کا کچھ

خزانہ (گڑا ہوا) تھا اور ان کا باپ (ایک) نیک (شخص) تھا۔ اس لئے تیرے رب نے چاہا کہ وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچ جائیں۔ اور (بڑے ہو کر) اپنے خزانہ کو (خود) نکالیں تیرے رب کی طرف سے (ان پر خاص) رحم (ہوا) ہے اور یہ (کام) میں نے اپنے نفس کے حکم سے نہیں کیا۔ یہ اس بات کی حقیقت ہے جس پر تو صبر نہیں کر سکا۔

(تفسیر صغیر سورۃ الکھف آیات 61 تا 83)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اس واقعہ پر روشنی ڈالی ہے۔ سورۃ الکھف کے تعارفی نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

اسی سورت میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا ذکر ملتا ہے جس میں انہیں اپنی اُمت کی آخری حدیں دکھادی گئیں اور اُس مقام کی نشاندہی فرما دی گئی جہاں روحانی غذا کی مچھلی واپس سمندر میں چلی گئی اور یہ عیسائیت کے ظہور اسلام سے پہلے کے اُس دور کی طرف اشارہ ہے جب وہ روحانیت کھو چکی تھی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تمثیل میں اُس بزرگ کی صورت میں دکھایا گیا ہے جسے عوام الناس حضرت خضر کہتے ہیں اور بتایا گیا کہ جو حکمتیں اس کو عطا کی جائیں گی وہ موسیٰ علیہ السلام کی پہنچ سے بالا ہیں اور ان کی کنہ تک پہنچنے کیلئے جس صبر کی ضرورت ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کو عطا نہیں ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ پر یہ فضیلت عطا ہوئی کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے ہم راز بنائے گئے۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ سورتوں کے تعارف اور مختصر تشریحی نوٹس کے ساتھ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب 483-484)

☆......☆......☆......☆

جماعت کی ترقی کی پیشگوئی

''جس قدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔''

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰)

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو

(مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور)

خدا تعالیٰ قرآن شریف کی سورہ الصّف میں فرماتا ہے کہ ''کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو''۔

دنیا میں لوگ منافع کی خاطر تجارت کرتے ہیں۔لیکن سب سے بہترین تجارت اور سب سے بہترین منافع وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر قرار دے۔چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو (دین حق) قبول کر کے دنیا کے کاروباروں اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں شیطان ان پر سوار ہو جاتا ہے میرا مطلب یہ نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں صحابہؓ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے......

میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پالیتا ہے۔دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے مال چونکہ تجارت سے بڑھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی طلب دین اور ترقی دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا ہے۔چنانچہ فرمایا ہے۔ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذابٍ الیم (الصّف:11) سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے پس میں بھی خدا تعالیٰ کے ان ہی الفاظ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذابٍ الیم'' (ملفوظات جلد دوم ص۱۴۲)

پھر خادم دین کے لئے دعا کی تحریک کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود

خدا تعالیٰ کے لئے ،خدا کے رسول کے لئے ،خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے''۔فرمایا:''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیّت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے''۔فرمایا:''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتّوں اور بھیڑوں کی موت مرجائیں''۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۱۵)

پھر خادم دین کے حق میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

''اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلادے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے''۔ (ملفوظات جلد اول ص ۳۱۱)

پھر دین کی خدمت کے وقت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

''ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے کمر بستہ ہو کر دین کی خدمت میں مصروف ہوں کیونکہ یہ وقت اسی کام کے لئے ہے اگر اب نہیں کرتا تو کب کرے گا''۔ (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۳۱)

''ہر شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔عزیزو!یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا''۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ ص ۸۳)

ماہنامہ انصاراللہ کی توسیع اشاعت

جو انصار ابھی تک ماہنامہ ''انصاراللہ'' کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف ایک سو پچاس روپے بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصاراللہ ایسے بلند پایہ رسالہ کی خریداری قبول فرمائیے۔صاحب قلم انصار سے درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مضامین بھجوا کر قارئین کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔

مینیجر ماہنامہ انصاراللہ

فیضانِ خلافت

تخلیق جہاں پہ ہے احسان خلافت کا ❖ مضمونِ زماں پہ ہے عنوان خلافت کا
حق تھامتا ہے اُن کو تنگی میں فراخی میں ❖ جو تھامتے ہیں اُٹھ کر دامان خلافت کا

ہو زلزلہ کہ طوفاں، آندھی ہو کہ صَر صَر ہو ❖ اللہ نگہباں ہے ہر آن خلافت کا
ہر حرف خلیفہ میں نُطقِ خدا مضمر ❖ منشورِ خداوندی، اعلان خلافت کا

مسرور زمانہ کا دِل بن کے دھڑکتا ہے ❖ یوں جاری و ساری ہے فیضان خلافت کا
حَبْــــــلُ اللہ بھلا کیا ہے سب مل کے جسے پکڑیں ❖ اس آیہ کے معنی ہیں دامان خلافت کا

اس منصب عالی کو کیا خوف زمانے میں ❖ جب حافظ و ناصر ہے رحمان خلافت کا
حِـــزْبُ اللہ نے تھاما ہے لاریب یَـــدُاللہ کو ❖ حق والے پکڑتے ہیں دامان خلافت کا

ہلکی سی جھلک اس کی دیتی ہے بھگا اس کو ❖ گرچہ ہے بڑا دشمن شیطان خلافت کا
ہاں اسکا گھنا سایہ آغوش ہے مادر کی ❖ یہ فرد بشر پہ ہے احسان خلافت کا

سر پیٹ کے کہتے ہیں دانائے زمانہ اب ❖ **ملت** کا تنزل ہے فقدان خلافت کا
تھا صبح ازل پھوٹا عرفان کا جو چشمہ ❖ تا شام ابد جاری فیضان خلافت کا

اسلامؔ میرے دل میں ارمان تڑپتے ہیں ❖
❖ اے کاش میسر ہو رضوان خلافت کا

عبدالسلام اسلامؔ

مکرم شیخ مامون احمد صاحب کا ذکر خیر

(مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اس کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور دن کو اس کے دین اور بنی نوع انسانوں کی خدمت میں بسر کرتے ہیں۔ان بندوں میں محترم شیخ مامون احمد صاحب بھی تھے۔مؤرخہ 3رجنوری 2010ء کو وفات پا گئے ان کا جنازہ محترم شیخ منیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھایا۔محترم شیخ مامون احمد صاحب 1978ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے تھے۔اس لئے ان کو مؤرخہ 4رجنوری 2010ء کو ربوہ لے جایا گیا۔مکرم محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔مکرم شیخ مامون احمد صاحب 1943ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ محترم شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ چین و ایران و جزائر فجی کے اکلوتے بیٹے تھے۔آپ کے دادا جان حضرت شیخ عبدالحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ تھے۔آپ نے اپنی اعلیٰ تعلیم بیروت یونیورسٹی سے حاصل کی۔آپ نے اپنے والد صاحب سے ایک وعدہ کیا تھا کہ ''میں ساری عمر سلسلہ کی خدمت کرتا رہوں گا'' یہی وجہ تھی کہ آپ زندگی کے آخری سانس تک خدمت دین بجالاتے رہے۔ آپ بوقت وفات زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور تھے۔اس سے قبل بھی دو مرتبہ آپ زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ (علامہ اقبال ٹاؤن + سبزہ زار) لاہور رہے۔دونوں مرتبہ آپ نے علم انعامی حاصل کرنے کی توفیق پائی اور اب وہ نیا عزم لے کر میدان میں آئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلوالیا۔وفات سے ایک رات قبل کوئی 10 بجے ایک فوٹوسٹیٹ کی دوکان پر کسی احمدی دوست کو ملے۔پوچھنے پر بتایا کہ نئے سال 2010ء میں بھی ناچیز کو خدمت کا موقع ملا ہے دُعا کریں۔انصاراللہ کی رپورٹیں اور دستور اساسی شعبہ کے لحاظ سے ہر ممبر مجلس عاملہ کے لئے فوٹوسٹیٹ کروا رہا ہوں اور فائل بھی تیار کروا رہا ہوں۔

آپ حلقہ میں کچھ عرصہ سیکرٹری جائیداد کی بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ہمیشہ خاکسار (صدر حلقہ) کے ساتھ خصوصی تعاون کرتے رہے اور ہمیشہ جماعتی کاموں کو ترجیح دیتے یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے۔جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔تربیتی جلسہ جات خاص طور پر سیرت النبیؐ،تعلیم القرآن اور تربیتی پروگراموں کا جو معیار آپ کے اولین دور میں زعامت علیا ءبیت الاحد نے بنایا وہ دوسروں کیلئے قابل تقلید بن گیا تھا۔میڈیکل کیمپس میں بھی نمایاں خدمت بجالاتے رہے۔اب دوسرے دور میں آپ کے دل کا آپریشن ہو چکا تھا۔پھر بھی آپ نے دن رات محنت کی اور شرائی صحت کی بھی پرواہ نہیں کی اور مسلسل خدمت بجالاتے رہے۔تمام زعماء حلقہ جات اور پھر ایک ایک منتظم کو نہ صرف فون کرتے بلکہ منتظم عمومی کے ذریعہ پیغام بھجواتے اور چٹھیاں لکھ کر پروگرام دیتے رہے۔مکرم شیخ صاحب مرحوم انصاراللہ ضلع کی مجلس عاملہ میں

بھی بڑے متحرک اور فعال تھے۔ مکرم ناظم صاحب ضلع کی عاملہ میں بہت ذمہ داری سے خدمات سرانجام دیں۔ زیارت مرکز ربوہ کیلئے مہمانوں کو تیار کرنا اور عہدیداروں کی تربیت میں حصہ لینا اور اپنے تجربات سے آگاہ کرنا ان کے پسندیدہ کام تھے۔ مرکز سے صدر صاحب اور قائدین کی طرف سے جو بھی ہدایت ملتی فوری بجالاتے۔ نہایت پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ لاہور میں کئی کامیاب مجالس مذاکرہ کا اہتمام کروایا۔

مرکزی عہدیداروں کی بڑی عزت اور مہمان نوازی کرتے تھے۔ کم عمری میں انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم بیروت یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ نہایت ذہین اور مخلص انسان تھے۔ جلسہ سالانہ یو۔ کے اور جرمنی میں شمولیت کی سعادت کئی دفعہ حاصل ہوئی اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ بیروت میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے ملاقات ہوتی رہی۔ اگرچہ عرصہ پانچ سال سے صحت کمزور تھی لیکن جماعتی میٹنگز میں حلقہ، ضلع اور مرکز بڑے اہتمام سے تشریف لے جاتے۔ 5/دسمبر 2009ء کو آخری دفعہ گئے۔ ان کی بیگم صاحبہ نے بتایا کہ جب کبھی آپ بیمار ہوتے اور ہسپتال میں داخل ہونے کیلئے جاتے تو بڑی ذمہ داری سے ضروری کاغذات ان کے سپرد کرتے کہ ان کو میری غیر موجودگی میں فلاں جگہ بھجوادیں۔ آپ رسالہ کراچی المصلح کے سابق پرنٹر و پبلشر کرنل شیخ محمد شریف صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ پیشہ کے اعتبار سے آپ آرکیٹکٹ تھے اور آپ کو احمدیہ آرکیٹکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن میں بھی خدمت کا موقع ملتا رہا۔ آپ کا تحریر کردہ بیروت میں مذاکرہ کراچی المصلح میں قسط وار شائع ہوتا رہا۔ آپ کو سلسلہ اور خلفاء سے گہری محبت تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

خاکسار نے جب حضور انور کو آپ کی وفات کی اطلاع دی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے 8/جنوری 2010ء کا خط خاکسار کے نام موصول ہوا اس میں فرمایا: ”مرحوم پرانے تعلق والے بھی تھے اور بے تکلفی، اخلاص، ادب ان کا خاصہ تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے ان کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔“ آمین

☆......☆......☆......☆

قرارداد تعزیت

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الاحد نے اراکین مجلس عاملہ زعامت علیاء بیت الاحد لاہور کی طرف سے محترم شیخ مامون احمد صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت بھجوائی ہے جس میں آپ کے شمائل حسنہ اور آپ نے جو خدمت دین خاص طور پر بطور زعیم اعلیٰ کی اس کا ذکر کر کے آپ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل ملنے کی دعا کی ہے۔ ادارہ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ آپ کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو آپ کی نیک روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شذرات

ملکی اخبارات و رسائل سے انتخاب

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی غیر معمولی قابلیت

ممتاز دانشور، تحریک پاکستان کے کارکن اور سابق سفیر پاکستان جناب سید احمد سعید کرمانی صاحب اپنی یادداشتیں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

''باؤنڈری کمیشن کے روبرو جب بحث ختم ہوگئی تو کانگرس کے وکیل سر شیلواڈ نے جو بڑے مشہور وکیل تھے، چوہدری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ''مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ فیصلہ کیا ہوگا۔ لیکن ایک فیصلہ میں ابھی سنا دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ **اگر فیصلہ دلائل کی بناء پر ہوتا تو ظفر اللہ خان کیس جیت گیا ہے''**۔ یہ بات انہوں نے کمیشن کے اجلاس میں سب لوگوں کے سامنے کہی.........۔

ایک چیز میں نے اس کیس کے درمیان نوٹ کی کہ غیر مسلم وکلاء ہمیں عموماً نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن قائداعظم کے مقرر کردہ وکیل (ظفر اللہ خان) کی غیر معمولی قابلیت سے مرعوب ہوکر وہ ہمارا بھی احترام کرتے تھے۔ میرے ایک دوست قاضی سید محمد اسلم ایڈووکیٹ نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ بھارت کے سابق وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے ایک بار جالندھر کی بار میں ہندو مسلم وکلاء کی موجودگی میں کہا کہ اگر دلائل کی بناء پر فیصلہ ہوتا ہے تو کانگرس کے حق میں نہیں ہوگا۔ لیکن یہ سیاسی مسئلہ ہے اس میں اور بھی کئی محرکات فیصلے کا موجب بنتے ہیں''۔ (ہفت روزہ تکبیر کراچی ۱۲ اگست ۲۰۰۹ء ص نمبر ۳۲)

''وہ ولی اللہ نہیں، انسان تھے''

روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد میں ''وہ ولی اللہ نہیں، انسان تھے'' کے عنوان کے تحت سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد صاحب کے بارہ میں جناب لطیف چوہدری اپنے کالم میں تحریر کرتے ہیں:۔

''میاں طفیل محمد ایک عالم تھے.........دیگر انسانوں کی طرح ان سے بھی بعض ایسی غلطیاں سرزد ہوئیں جن کا فیصلہ اب خدائے برتر کی ذات مبارک ہی کرے گی۔

جنرل یحییٰ خان نے جب اقتدار سنبھالا تو میاں صاحب کی سربراہی میں جماعت اسلامی نے ہی ان کی حمایت کی تھی۔انہوں نے جو ایل ایف او جاری کیا، اسے عین اسلامی بھی میاں صاحب نے ہی قرار دیا تھا۔ یہ ان کی ایسی سیاسی حکمت عملی تھی جس نے آمریت کو مضبوط کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔عجیب اتفاق یہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف کے ایل ایف او کو آئین کا حصہ بنانے میں بھی جماعت اسلامی نے کلیدی کردار ادا کیا۔اس بار یہ داغ جناب قاضی حسین احمد کے اُجلے دامن پر لگا۔

ضیاء الحق کے ساتھ میاں طفیل محمد کے گہرے مراسم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں رہے۔ضیاء الحق کی مارشل لاء کابینہ میں جماعت اسلامی کے وزراء کی شمولیت انہی کی کاوشوں سے ممکن ہوئی۔یوں انہیں اس ملک میں دو آمروں کو مدد فراہم کرنے کا منفرد اعزاز حاصل ہوا۔وہ زندگی میں کبھی الیکشن نہیں جیت سکے''۔ (روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد کیم جولائی ۲۰۰۹ء)

ہماری دُعائیں کیسے قبول ہوں؟

اس عنوان کے تحت ارشد عزیز ملک صاحب دورہ جاپان سے واپسی پر لکھتے ہیں:۔

''آج میں جاپان سے واپسی پر صرف جاپانیوں کی خصوصیات اور ان کی خوبیوں کو یاد کر رہا ہوں جو میرے ملک کے باسیوں میں ہونی چاہئیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے دین نے ہمیں تعلیمات دی ہیں ان کے ذریعے ہم بہترین انسان بن سکتے ہیں لیکن مجھے محسوس ہوا ہے کہ جاپانیوں نے مسلمانوں کی تمام خوبیوں کو اپنا رکھا ہے اور اسلامی تعلیمات پر ان سے زیادہ شاید ہی کوئی عمل کر رہا ہے ورنہ ان میں مسلمانوں والی کوئی بات نہیں۔ میں نے اپنے دورے کے دوران دیکھا کہ کوئی جاپانی جھوٹ نہیں بولتا اور انہیں جھوٹ کے بارہ میں علم نہیں جھوٹ بولنا تو درکنار وہ جھوٹ بولنے کے بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتے اور اکثر جھوٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی ہے۔صفائی نصف ایمان ہے یہ مسلمانوں کے لئے حکم ہے لیکن عمل صرف غیر مسلم ہی کرتے ہیں مسلمان ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ آج پاکستان میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ہمیں شرم بھی نہیں آتی کہ صفائی نصف ایمان ہے۔لیکن ہم اپنا آدھا ایمان گنوا بیٹھے ہیں جاپان میں صفائی دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔جاپان میں کسی قسم کی ملاوٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسلام نے ہمیں پورا تولنے کا حکم دے رکھا ہے لیکن ہم کم تولتے ہیں اور ملاوٹ بھی کرتے ہیں اور اس کے باوجود خود کو مسلمان کہتے ہیں اسی بناء پر ہماری دُعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں''۔ (روزنامہ آج پشاور ۲۰؍مارچ ۲۰۱۰ء)

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
سابق صدرِ مجلس کے اعزاز میں الوداعی تقاریب

ناظمین علاقہ و اضلاع پاکستان:

ناظمین علاقہ و اضلاع انصاراللہ پاکستان کی طرف سے سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب مؤرخہ 6رفروری 2010ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ نے کی جس کے بعد مکرم ملک طاہر احمد صاحب ناظم علاقہ لاہور نے جملہ ناظمین کی طرف سے سابق صدر مجلس کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ان کی نمایاں خدمات اور ناظمین و مجالس پاکستان کے ساتھ ان کے ذاتی رابطہ، توجہ اور راہنمائی کا ذکر کیا اور نئے صدر کو تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے دُعا کروائی جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں جملہ ناظمین علاقہ و ناظمین اضلاع پاکستان کے علاوہ بزرگان سلسلہ، ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ:

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کی طرف سے مؤرخہ 11رفروری 2010ء بروز جمعرات انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں عاملہ مقامی و زعماء حلقہ جات ربوہ اور بزرگان سلسلہ نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ سٹیج پر تین سابق صدور انصاراللہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور موجودہ صدر محترم حافظ مظفر احمد صاحب تشریف فرما تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب نائب زعیم اعلیٰ ربوہ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں سابق صدر مجلس کی قابل ذکر خدمات کے تذکرہ کے ساتھ نئے صدر حافظ مظفر احمد صاحب کو اطاعت و تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا۔ محترم مہمان خصوصی نے دُعا کروائی جس کے بعد انصاراللہ پاکستان کے لان میں شرکائے تقریب کو عشائیہ دیا گیا۔

دیگر تقریبات

سابق صدر مجلس کے اعزاز میں مختلف اضلاع و علاقہ جات کی طرف سے تقاریب کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں سابق صدر، موجودہ صدر اور عاملہ پاکستان کے متعدد اراکین بھی شامل ہوتے رہے ان کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

ضلع لاہور: نظامت ضلع لاہور کی طرف سے مورخہ 17 رجنوری کو لاہور جم خانہ کلب میں تقریب ہوئی جس میں عاملہ ضلع و علاقہ زعماء اعلیٰ و زعماء مجالس لاہور کی کل 38 مجالس کے 105 عہدیداران شریک ہوئے۔ امیر صاحب ضلع لاہور نے سابق صدر صاحب کی خدمات کو خراج تحسین اور نئے صدر کو خوش آمدید کہا۔

علاقہ فیصل آباد: نظامت علاقہ فیصل آباد کی طرف سے مؤرخہ 24 رجنوری کو شہر کی مرکزی عیدگاہ میں مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع نے سابق صدر صاحب کی خوبیوں کا ذکر کر کے شکریہ ادا کیا اور نئے صدر مجلس کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔

علاقہ گوجرانوالہ: نظامت علاقہ گوجرانوالہ کی طرف سے تقریب مؤرخہ 31 رجنوری کو مکرم افتخار احمد ملہی صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کی صدارت میں احمدیہ بیت الذکر گل روڈ میں منعقد ہوئی۔ مکرم منصور احمد صاحب رانا ناظم علاقہ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ امیر صاحب ضلع سیالکوٹ اور ناروال اور ناظمین اضلاع علاقہ گوجرانوالہ بھی شریک تقریب تھے۔

ضلع سیالکوٹ: نظامت ضلع سیالکوٹ کی طرف سے مورخہ 14 رفروری کو مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ کی صدارت میں تقریب ہوئی۔ مکرم عبدالحمید کوندل صاحب ناظم ضلع انصاراللہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔ دونوں صدور کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ ثالثؒ کے بعض ایمان افروز واقعات سُنائے۔ تقریب میں زعماء مجالس ضلع اور مجلس عاملہ ضلع سیالکوٹ و علاقہ گوجرانوالہ نے شرکت کی۔

ضلع اسلام آباد: نظامت ضلع اسلام آباد کی طرف سے مورخہ 20 رفروری کو بیت الفضل اسلام آباد میں مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع کی صدارت میں تقریب ہوئی۔ مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ناظم ضلع نے سپاس نامہ پڑھا۔ سابق صدر صاحب کو الوداع کہا اور نئے صدر کو خوش آمدید کہا گیا۔ اس میں عاملہ ضلع، زعماء اعلیٰ و زعماء مجالس اسلام آباد نے شرکت کی۔

ضلع راولپنڈی: نظامت ضلع راولپنڈی کی طرف سے مورخہ 21 رفروری کو ایوان توحید میں زیر صدارت مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نائب امیر ضلع تقریب ہوئی۔ مکرم نوید احمد خان صاحب ناظم ضلع نے سپاس نامہ کے بعد سابق صدر مجلس کو

یادگاری شیلڈ پیش کی اور نئے صدر کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔تقریب میں راولپنڈی واسلام آباد کی ضلعی عاملہ،زعماء اعلیٰ وزعماء مجالس نے شرکت کی۔

ضلع کراچی: مورخہ 14/مارچ کو نظامت ضلع کراچی کی طرف سے بمقام بیت الرحمٰن زیر صدارت امیر ضلع مکرم مودود احمد خان صاحب تقریب منعقد ہوئی۔ناظم ضلع کراچی مکرم چوہدری منیر احمد نے سپاسنامہ میں سابق صدر صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے نئے صدر کو بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ سیدنا مصلح موعود کے ایمان افروز واقعات سنائے۔مکرم مودود احمد خان صاحب نے بھی صدارتی خطاب میں بعض بابرکت یادوں کا ذکر فرمایا۔

☆------☆------☆------☆

پکنک انصار اللہ پاکستان

مجلس عاملہ وکارکنان دفتر انصار اللہ پاکستان ربوہ کی پکنک مورخہ 6/اپریل 2010ء بروز منگل بعد نماز عصر بیوت الحمد پارک ربوہ میں ہوئی۔مجلس کی خصوصی دعوت پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی،محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور محترم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب بھی پکنک میں شریک ہوئے۔پکنک کا انتظام قیادت ذہانت وصحت جسمانی نے کیا تھا۔عصر کے بعد ممبران عاملہ وکارکنان پارک میں پہنچنا شروع ہوگئے۔نماز مغرب وعشاء کے بعد بعض ممبران نے نظمیں،دلچسپ واقعات اور لطائف سُنائے بعد ازاں جملہ شرکاء کو عشائیہ پیش کیا گیا۔محترم قریشی عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی نے جملہ مہمانان وشرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دُعا کروائی اور پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

------☆------☆------

اخبار مجالس

ریفریشر کورسز:

ضلع میرپور آزاد کشمیر:۔عہدیداران انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کا ریفریشر کورس مؤرخہ 7 /مارچ کو نگیال میں منعقد ہوا۔اس ریفریشر کورس میں 32 عہدیدار شامل ہوئے۔مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان، مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب قائد اشاعت شامل ہوئے۔اس موقع پر جلسہ سیرۃ النبی ﷺ میں صدر مجلس نے تقریر کی جس میں 150 مہمانوں نے شرکت کی اور نہایت عمدہ تاثرات کا اظہار کیا۔

ضلع فیصل آباد:۔عہدیداران انصاراللہ کا ریفریشر کورس مؤرخہ 7 /مارچ کو منعقد ہوا۔جس میں 55 مجالس کے 150 عہدیداران نے شرکت کی۔مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم و نائب صدر اوّل نے شرکت کی۔

ضلع حافظ آباد:۔7 /مارچ کو ضلع حافظ آباد کے عہدیداران انصاراللہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔حاضری 13 مجالس کی 57 تھی۔مرکز سے مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔

ضلع حیدرآباد و ضلع بدین:۔حیدرآباد و بدین کے عہدیداران انصاراللہ کا ریفریشر کورس 11 /مارچ کو حیدرآباد میں منعقد ہوا۔حاضری **40** رہی۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر انصاراللہ پاکستان نے جملہ شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔

علاقہ میرپور خاص:۔12 /مارچ کو علاقہ میرپورخاص کے **3** اضلاع: میرپورخاص، عمرکوٹ اور مٹھی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس ہوا۔جس میں صدر انصاراللہ پاکستان نے شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔حاضری **67** رہی۔

ضلع سانگھڑ:۔12 /مارچ 2010ء کو ضلع سانگھڑ کے عہدیداران انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔صدر مجلس نے عہدیداران کو ہدایات دیں۔اس موقع پر مکرم سمیع اللہ صاحب (جنہیں راہِ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا تھا) کے گھر جا کر تعزیت کی۔اُسی دن شام کو صدر محترم نے مکرم رانا محمد سلیم صاحب سابق ناظم علاقہ میرپورخاص و ناظم ضلع سانگھڑ (انہیں بھی راہِ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا تھا) اُن کے گھر جا کر اہل خانہ سے تعزیت کی۔

ضلع کراچی:۔14/مارچ کو ضلع کراچی کے عہدیداران انصار اللہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔جملہ زعامت ہائے علیا کی مجالس عاملہ اور دیگر حلقہ جات کے زعماء سو فیصد حاضر تھے۔نائب ناظمین نے شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔کل حاضری **350** رہی۔صدر محترم نے عہدیداران کو آغاز میں نصائح سے نوازا اور ہر شعبہ کے بارہ میں ساتھ ساتھ بنیادی اصولی امور کی طرف توجہ دلائی۔

ضلع لودھراں :۔14/مارچ کو ضلع لودھراں کے عہدیداران انصار اللہ کا ریفریشر کورس ہوا۔جس میں **27** عہدیداران شامل ہوئے۔مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب قائد تربیت نومبائعین نے ہدایات دیں۔

ضلع بہاولپور:۔14/مارچ کو ضلع بہاولپور کے عہدیداران انصار اللہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔**70** عہدیداران شامل ہوئے۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے ہدایات دیں۔

ضلع رحیم یار خان :۔14/مارچ کو ضلعی عہدیداران انصار اللہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔حاضری 17 رہی۔مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔

ضلع جہلم :۔22/مارچ کو ضلعی ومقامی عہدیداران انصار اللہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے ہدایات دیں۔ضلع کے جائزے کی روشنی میں ہر شعبہ کے بارہ میں ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

ضلع لاہور:۔نظامت ضلع لاہور نے عہدیداران انصار اللہ کا ریفریشر کورس پانچ مقامات دار الذکر، شاہدرہ ٹاؤن سے کرک ہاؤس، ماڈل ٹاؤن اور سمن آباد میں منعقد کیا۔مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب، مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم عبدالجلیل صادق صاحب، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب شامل ہوئے۔حاضری 250 رہی۔

دارالنور فیصل آباد:۔زعامت علیا دارالنور فیصل آباد کا ریفریشر کورس 21/مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء منعقد ہوا۔حاضری 19 رہی۔مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب اور مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب شامل ہوئے۔

ربوہ:۔21/مارچ کو طاہر بلاک ربوہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔جس میں **55** عہدیداران شامل ہوئے۔

میٹنگ نائب ناظمین اصلاح و ارشاد پنجاب، سرحد، آزاد کشمیر :۔6-7/مارچ کو ربوہ میں نائب ناظمین اصلاح وارشاد ضلع وعلاقہ پنجاب، سرحد اور آزاد کشمیر کی میٹنگ کا انعقاد زیر اہتمام قیادت اصلاح وارشاد ہوا۔حاضری 84 رہی۔6/مارچ کو حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے افتتاح میں اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔بعض مرکزی قائدین نے بھی ہدایات دیں۔اختتامی تقریب میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دعوت الی اللہ کے بارہ میں مفید رہنمائی کی۔بعض **Cd's** بھی دکھائی گئیں۔

حمدیہ مشاعرہ: ۔زعامت علیاء ربوہ نے 8/مارچ کی رات کو ایک حمدیہ مشاعرہ کا اہتمام کیا۔حاضری 650 رہی۔ احمدی شعراء مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب، حافظ عبدالحلیم صاحب، اطہر حفیظ فراز صاحب، ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب، چوہدری شبیر احمد صاحب، ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب، اعظم نوید صاحب، انور ندیم علوی صاحب، فرید احمد ناصر صاحب، عبدالسلام اسلام صاحب، ناصر احمد سید صاحب، مبارک احمد عابد صاحب اور میر محفل محترم چوہدری محمد علی صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔

علاقہ فیصل آباد: ۔مؤرخہ 17/مارچ کو نظامت علاقہ فیصل آباد نے پورے پاکستان میں سے اوّل قرار دیئے جانے پر اظہار تشکر کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا۔جس میں مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے بھی شرکت کی اور انصار کی حوصلہ افزائی فرمائی ۔مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب، مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب ۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نے شرکت کی ۔صدر مجلس نے بہتر کارکردگی پر حوصلہ بڑھایا۔

کریم نگر فیصل آباد: ۔مؤرخہ 18/مارچ کو مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب زعیم اعلیٰ کریم نگر فیصل آباد اپنی عاملہ کے ہمراہ ربوہ تشریف لائے ۔صدر محترم اور بعض دیگر قائدین نے ہدایات دیں۔مجلس عاملہ کے ممبران نے ربوہ کی مرکزی نمائش بھی دیکھی۔

تربیتی اجتماعات

تحصیل پسرور: ۔ 22/مارچ کو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع بمقام کلاس والہ منعقد ہوا۔حاضری 175 رہی ۔

ضلع قصور: ۔ 23/مارچ کو نظامت ضلع قصور نے جوڑا میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ یہ اجتماع سال **2010**ء کا پہلا ضلعی اجتماع تھا۔جس میں ضلع بھر سے **100** انصار نے شرکت کی ۔مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے قیام نماز اور خلافت سے وابستہ رہنے کی بھی توجہ دلائی ۔قائد عمومی مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب شامل ہوئے ۔اس موقع پر جوڑا کی بیت کا افتتاح بھی ہوا۔

راولپنڈی صدر: ۔23/مارچ کو زعامت علیاء راولپنڈی صدر نے اپنا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کیا۔حاضری 250 رہی۔

زعامت علیاء ڈیفنس لاہور: ۔ 23/ مارچ کو زعامت علیاء ڈیفنس لاہور نے اپنا تربیتی اجتماع منعقد کیا۔ حاضری 161 رہی ۔اس اجتماع میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب،مکرم منیر اے شیخ صاحب امیر ضلع لاہور اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے خطاب کیا۔

نظامت ضلع ملتان :۔مؤرخہ 31/مارچ کو نظامت ضلع ملتان نے مقابلہ حسن کارکردگی بین الاضلاع میں اپنی 8th پوزیشن پر اظہار تشکر کے لئے تقریب کا اہتمام کیا۔جس میں صدر محترم نے شمولیت فرمائی اور مجلس عاملہ کو مختلف شعبہ جات خصوصاً تربیت و اصلاح وارشاد کے جائزہ کی روشنی میں ہدایات سے نوازا۔

میڈیکل کیمپس

انصاراللہ پاکستان کی قیادت ایثار کے زیر اہتمام اضلاع نارووال، اوکاڑہ، ساہیوال، عمرکوٹ، مٹھی میں ماہ فروری تا مارچ لگائے گئے 8 میڈیکل کیمپس میں کل 3400 مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

ضلع لاہور :۔(1) مؤرخہ **21**/مارچ کو نظامت ضلع لاہور نے اجتماعی وقارعمل کا انعقاد کیا۔اس اجتماعی وقارعمل میں **38** مجالس کے **484** انصار نے شرکت کی۔جس میں مختلف رہائشی کالونیز کے 261 سپیڈ بریکرز پر رنگ کر کے نمایاں کیا گیا۔

(2) مجلس انصاراللہ رائیونڈ ضلع لاہور نے اجتماعی وقارعمل کے ذریعہ 15 فٹ چوڑی اور 100 فٹ لمبی گلی میں مٹی ڈال کر راستہ کو گزرنے کے قابل بنایا۔

وضاحت

قبل ازیں مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس انصاراللہ پاکستان برائے سال 2009ء میں امتیازی پوزیشنز حاصل کرنے والی پہلی دس مجالس کا اعلان کیا جا چکا ہے۔دفتری سہو کی وجہ سے مجلس محمود آباد کراچی کا نام شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔جس کی رپورٹ پیش ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ساتویں پوزیشن کے لئے ڈرگ کالونی کراچی کے ساتھ محمود آباد کراچی کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ محمود آباد کراچی کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔آمین

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

☆☆☆☆☆☆☆

داخلہ مدرسۃ الظفر (معلمین کلاس)

مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کے لئے تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کیا جائے گا ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہش مند ہیں وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید کو بھجوائیں۔

شرائط برائے داخلہ:۔ ☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔ ☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔ ☆ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔ ☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر جماعت کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ضروری ہدایات:۔ (۱) امیدوار درخواست میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی ایک فوٹو کاپی دفتر وقف جدید کو بھجوائیں۔ (۲) قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ کتب۔ سیرۃ النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعودؑ، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

نوٹ: مزید معلومات کے لئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ 047-6212968 Fax 047-6214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆☆☆☆

احمدی مصنفین توجہ فرمائیں!

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا (Data) اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔ درج ذیل کوائف ہمیں فیکس یا ای میل کریں اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:۔ کتاب کا نام، مصنف/مترجم کا نام، ایڈیشن، مقام اشاعت، تاریخ اشاعت، ناشر/طابع، تعداد صفحات، زبان، موضوع۔

برائے رابطہ فون نمبرز: آفس، 0092476214953 گھر، 0476214313 فیکس، 0092476211943

ای میل: tahqeeqj@yahoo.com-tahqeeq@gmail.com-ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

نئی صدی کا عظیم عہد

از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بر موقع صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی مؤرخہ 27/ مئی 2008ء

آج خلافتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم (دینِ حق) اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دینِ حق) کے جھنڈے کو دُنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اُس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ (دینِ حق) کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اٰمین! اَللّٰھُمَّ اٰمین! اَللّٰھُمَّ اٰمین!

Monthly **ANSARULLAH** May 2010
Regd. # CPL-8/MDFD
EDITOR:Muhammad Mahmood Tahir
Ph: (047)-6212982Fax: (047)-6214631(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

مقام انتخاب خلافت ثالثہ و رابعہ

مقام انتخاب خلافت خامسہ